

خلافتِ اسلامیہ اور موجودہ حکومت کے درمیان تناسب و توازن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين ؛ أما بعد : فقد قال الله تعالى : ﴿ هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ﴾ . [التوبة: ۳۳] ، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور حق دین کے ساتھ بھیجا تا کہ ان کو دوسرے سب ادیان پر غالب کر دے۔

محترم حضرات دین کے غلبے کے چھ وسائل اور طریقہ کار ہیں: (۱) حجت (۲) دعوت (۳) المدارس والجامعات الدینیہ (۴) محو الادیان الباطلہ (۵) الحکومتہ الاسلامیہ یعنی مضبوط اسلامی حکومت (۶) الخلافۃ الاسلامیہ۔

(۱) غلبہ بالجبر؛ دلائل کی روشنی میں اسلام کا غلبہ ہے اس حصے کے بیان کی ضرورت نہیں اس لیے کہ ہر زمانے میں دلائل کی روشنی میں اسلام کی برتری اور سر بلندی غیر مسلم بھی مانتے ہیں اور اس میدان میں کام کرنے والے علماء ہوں یا غیر علماء، غیر مسلم ان کے دلائل حقہ کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہیں اور سامنے آنے سے کتراتے ہیں آج تک مسیحی ایک تین اور تین ایک کا فلسفہ نہ سمجھ سکے اور نہ سمجھا سکے۔

(۲) غلبہ بالدعوۃ؛ دعوت و تبلیغ کے نتیجے میں لوگوں کا دین پر آنا ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے، یہ کام غیر مسلموں میں کیا جائے یا مسلمانوں میں دونوں کے نتیجے میں مساجد، مدارس اور جامعات آباد ہو جاتے ہیں، بے دینی کا ماحول دینداری میں بدل جاتا ہے اور اس سے غفلت برتنے کی صورت میں خطرناک صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ ”الإيمان يمان والحكمة يمانية“ (صحیح البخاری، رقم: ۴۳۸۸) کہ ایمان تو یمن والوں کا ہے اور ہوشیاری بھی یمن والوں کی ہے۔

اس کی اچھی تشریح بندہ عاجز کے خیال میں یہ ہے کہ متعدی اور دوسروں کے دلوں کو منور کرنے والا ایمان تو یمن والوں کا ہے، اس لیے کہ یمن کے علماء اور تاجر پہلے زمانے میں جہاں بھی جاتے تھے تجارت اور علم کے ساتھ ساتھ اسلام کی دعوت کے مشن کو ساتھ لے جاتے تھے اور مخالفین کے دلوں کو دعوت کی تلوار سے فتح کرتے تھے، ہندوستان میں کوکن، کیرالہ، پھر مالدیپ، سری لنکا، انڈونیشیا، ملیشیا، افریقہ میں صومالیہ، کینیا، موزمبیق تک شافعی مسلک کے علاقے سب یمن کے ہوشیار حضرات کی محنتوں کا ثمرہ معلوم ہوتا ہے۔

میرے خیال میں خانقاہیں بھی پرانے زمانے میں دعوت و تبلیغ کے مراکز تھے، شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ معین الدین اجمیری، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت حاجی امداد اللہ، حضرت تھانوی، اور دوسرے بزرگوں کی خانقاہیں عوام کی اصلاح اور ان میں دعوت چلانے کے مراکز تھے، جن کی تفصیلات یہاں بیان نہیں کی جاسکتیں۔

(۳) مدارس دینیہ؛ دینی مدارس کی خدمات اور اسلام کے غلبے کی کوشش ہم سب کے سامنے ہے، جب متحدہ ہندوستان میں غیر مسلم حکومت کے خلاف سیاسی تحریکیں کامیاب نہیں ہوئیں تو ہمارے اکابر نے دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور، ندوۃ العلماء، شاہی مدرسہ مراد آباد اور دیگر مدارس کی بنیاد رکھی اور انھیں مدارس کی برکت سے ہزاروں لاکھوں مدارس قائم ہوئے، بلکہ بریلویوں اور اہل حدیث غیر مقلدوں نے ہمارے اکابر سے یہ کام سیکھا اور انھی کے منہج کو اپنایا۔

ان مدارس نے بے شمار لوگوں کی فکری، ذہنی اور ظاہری، باطنی اور روحانی اصلاح فرمائی، اور اب پوری دنیا میں بہترین نظام کے ساتھ لاکھوں

کروڑوں بچوں کی تعلیم و تربیت کر رہے ہیں اور مکاتب سے لیکر تحفیظ تک اور تحفیظ سے لیکر درس نظامی اور تخصصات تک کا انتظام کر رہے ہیں، جن کی تفصیلات آپ کے سامنے بیان کرنا تحصیل حاصل ہے۔

(۴) محوالدیانات الاخری؛ دوسرے ادیان ختم ہو کر صرف اسلام رہ جائے گا اور یہ بھی غلبہ کی کامل شکل ہے یہ کام آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی علامات کبریٰ میں سے ہے، اس وقت ہر کتابی ان پر ایمان لائے گا اور صحیح معنوں میں مسلمان بن جائے گا، احادیث میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

(۵) مضبوط اسلامی حکومت: جب مسلمانوں کی ایک یا کئی مستحکم حکومتیں سرگرم عمل ہوں اور غیرت ایمانی سے لبریز ہوں، ایمانی حرارت کے ساتھ اسباب و وسائل اور اسلحہ سے مسلح ہوں تو یہ بھی اسلام کے غلبہ کی نشانی ہے، مضبوط اسلامی حکومت وہ ہے جس میں ایمانی قوت و غیرت کے ساتھ اسباب بھی ہوں، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو عالم اسباب بنایا اس لیے اسباب کے ساتھ مقصد تک رسائی ہوتی ہے، ہاں کرامت اور معجزہ الگ شئی ہے جو ہمیشہ نہیں کبھی کبھی ظہور پذیر ہوتا ہے اور وہ ہمارے اختیار میں نہیں جبکہ اسباب ہمارے اختیار میں ہیں، یاد رہے کہ اسباب تو کل کے ساتھ منافی نہیں ہیں تو کل قلبی عمل ہے اور اسباب اعضاء کے اعمال ہیں تو کل اسباب کو لیکر نتیجہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنا ہے، انبیاء علیہم السلام اعلیٰ درجہ کے متوکل تھے لیکن اسباب بھی اختیار کرتے تھے۔ التوکل: الاعتماد علی اللہ تعالیٰ مع رعاية الأسباب وضده التعطل۔ حدیث میں آتا ہے: ما أكل إنسان طعاماً خيراً من أن يأكل من عمل يده وان نبی اللہ داود علیہ السلام کان يأكل من عمل يده۔ (صحیح البخاری، رقم: ۲۰۷۲) بہترین طعام وہ ہے جو آدمی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاوے حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا تناول فرماتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ ہم دوائی کھاتے ہیں، علاج کراتے ہیں، جھاڑ پھونک کرتے ہیں، احتیاط و پرہیز کرتے ہیں، کیا یہ تقدیر کے خلاف ہے؟ آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یا أيہا الذین آمنوا اخذوا حذرکم۔ وقال: وابتغوا من فضل اللہ، وقال: وأعدوا لهم ما استطعتم وقال: فأسر بعبادی لیلاً إنکم متبعون، وقال: یا بنی لا تقصص رؤیاک علی أخوتک، وقال: لاتدخلوا من باب واحد وادخلوا من أبواب متفرقة۔ ان سب آیات میں اسباب اختیار کرنے کا حکم ہے اور اگر کوئی اشکال کرے کہ جب متوکل اور غیر متوکل دونوں اسباب اختیار کرتے ہیں تو دونوں میں فرق نہیں رہا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں میں فرق ہے کہ اگر اسباب ناکام ہوں تو متوکل کو غم نہیں ہوتا اور غیر متوکل کو ہوتا ہے اور اسباب سے کام ہونے کی صورت میں متوکل میں تکبر پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہونے کی صورت میں شکایت نہیں ہوتی، کیونکہ اسباب کبھی ناکام ہو جاتے ہیں، نیز متوکل اسباب ضعیفہ کو بھی اختیار کرتا ہے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر یقین کامل ہوتا ہے کہ کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ اسباب کی چار قسمیں ہیں: (۱) اسباب یقینیہ دنیویہ؛ جیسے بھوک کے لیے کھانا (۲) اسباب یقینیہ اخرویہ؛ جیسے نجات کے لیے نماز، روزہ یہ دونوں لازم اور ضروری ہیں (۳) اسباب ظنیہ؛ جیسے رزق کے لیے ملازمت متوسطین اورضعفاء کے لیے اس کو اختیار کرنا لازم ہے ہاں کالمین اس کو چھوڑ سکتے ہیں اس لیے کہ تنگی آنے کی صورت میں وہ صبر کر سکتے ہیں (۴) اسباب وہمیہ شیطانیہ ہیں؛ جیسے قبر پر چادر ڈالنے اور چراغ جلانے اور گنبد بنانے سے کسی مقصد کا پورا ہونا جو صرف شیطان کا وسوسہ ہے، حقیقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اسباب وہمیہ واجب الترتیب ہیں۔

غرض یہ ہے کہ اسباب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا دوزر ہیں ایک دوسری کے اوپر پہنیں، جبل احد میں خطرہ کے مقام پر ۵۰ تیر اندازوں کو مقرر کیا، اپنی حفاظت کے لیے آدمی مقرر کیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی بحری بیڑے کی پیشین گوئی فرمائی جو فتح کا سبب ہے، اس کو خواب میں دیکھ کر اظہار مسرت فرمایا، اس خواب کی تعبیر حضرت عثمانؓ کے دور میں حضرت معاویہؓ کے ذریعہ ظاہر ہوئی، انہوں نے بحری بیڑا بنایا، اور ان کی امارت میں بحری بیڑہ قبرص میں پہنچا اور اسی غزوہ میں حضرت ام حرام سواری سے گر کر شہید ہوئی اس جہاد میں ام حرام کی شرکت کی پیشین گوئی آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمائی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن مسعود اور غیلان بن سلمہ کو شام کے شہر جرش بھیجا تا کہ وہاں دبا بے (ٹینک) اور منجیق (توپ) دیکھ لیں اور سیکھ لیں اس لیے یہ دونوں غزوہ طائف میں شریک نہ ہو سکے۔ (البدایہ والنہایہ: ۴/۳۲۸)

اور حضرت سلمانؓ کے مشورے سے غزوہ طائف میں منجیق استعمال ہوا، قرآن کریم کی ایک سورت کا نام سورہ حدید رکھ کر حدید کی اہمیت کو واضح فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے: وَاَلْنَا لَهُ الْحَدِيدَ اَنْ اَعْمَلَ سَابِغَاتٍ وَقَدَرَ فِي السَّرْدِ فَرَمَا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے فرمایا: يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِبٍ وَتَمَائِيلٍ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ۔ حضرت ذوالقرنین کے لیے: اَتَوْنِي زَبْرَ الْحَدِيدِ فرمایا، حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے مدینہ کے اطراف میں خندق بنوائی۔

ہاں اگر روحانی اور اعمال کی طاقت ہو تو کبھی کمزور اسباب اور کبھی بغیر اسباب کے بھی کام ہو جاتا ہے اور بعض تبلیغی حضرات کا یہ کہنا کہ اللہ سے ہونے کا یقین اور غیر اللہ یا اسباب سے نہ ہونے کا یقین، اس کا مطلب یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے یقین اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو کہ وہی اسباب کو منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں۔ دل بیار دست بکار۔ کا یہی مطلب ہے۔ اور اگر چاہیں تو اسباب کو ناکام بنا دیں گے جیسے نمرود کی آگ ناکام ہوئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ڈبوں میں پانی ناکام ہوا، حضرت یوسف علیہ السلام کی ہلاکت کا منصوبہ کنویں کی شکل میں ناکام ہوا، وہ اسباب سے یقین ہٹانے کی بات کرتے ہیں اسباب کے ترک کی بات نہیں کرتے تا کہ اسباب کو مقصود نہ سمجھیں اور ان میں رد و بدل کر کے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے، غرض یہ کہ جب اسلامی حکومت ہو تو اس سے حق کا غلبہ بالکل واضح ہوگا۔

میں نے برما کی تاریخ میں پڑھا ہے کہ پاکستان میں ایوب خان کے زمانے میں پاکستان اور بنگلہ دیش ایک تھے جب برما میں ایوب خان کے زمانے میں مسلمانوں پر مظالم شروع ہوئے تو ایوب خان نے پیغام بھیجا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ ہماری فوج صبح ڈھا کہ سے چلے اور عصر کے وقت عصرانہ رنگوں میں کرے یہ پیغام پہنچتے ہی مظالم بند ہوئے اس وقت اگرچہ اسلامی حکومت نہیں تھی لیکن پاکستان کی اتحادی اور فوجی قوت مضبوط تھی، یہ واقعہ میں نے برما کے مظالم کی تاریخ میں پڑھا۔

(۶) اسلامی خلافت: اسلامی حکومت چھوٹی ہوتی ہے اور خلافت بہت بڑی ہوتی ہے اس لیے دونوں کو الگ ذکر کیا گیا، خلافت کے موضوع پر علمائے کرام اور مصنفین نے بہت کچھ تحریر فرمایا، ابن خلدونؒ نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں، شاہ ولی اللہؒ نے ازالۃ الخفاء عن تاریخ الخلفاء میں، ابن جریر طبریؒ نے جلد اول، ص ۴۸۰ میں، علامہ بیضاویؒ نے اپنی تفسیر میں، راغبؒ نے مفردات القرآن میں، ابن منظورؒ افریقی نے لسان العرب میں، علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی میں، عبد الباقی حقانی نے اسلام کے نظام سیاست میں، دھبہ زحلیؒ نے حقوق الانسان فی الاسلام میں، ماوردیؒ نے الاحکام السلطانیہ میں، مفتی تقی صاحب نے تکریم المذہب میں، ان سب نے خلافت کے معنی اور تفصیلات لکھی ہیں، مفسرین نے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ کے ذیل میں خلافت کے معنی اور تعریف لکھی ہے۔ میں خلافت کی دو تعریفات نقل کرتا ہوں۔ علامہ ماوردیؒ نے الاحکام السلطانیہ، الباب الاول فی عقد الإمامة میں لکھا ہے: الإمامة موضوعة لخلافة النبوة فی حراسة الدین و سیاست الدنیا (الاحکام السلطانیة) امامت نبوت والی خلافت ہے جس کا مقصد دین کی حفاظت اور دنیا کی سیاست یعنی دنیوی کاموں کی نگرانی اور صحیح طور پر چلانا ہے۔

علامہ تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں بہت واضح تعریف لکھی: رئاسة عامة في أمر الدين والدنيا، خلافة عن النبي صلى الله عليه وسلم، خلافت اس بین الاقوامی اسلامی حکومت کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں لوگوں کے دین اور دنیا دونوں کی حفاظت کرے۔

اس سے معلوم ہوا کہ پوری دنیا کے لیے ایک خلیفۃ المسلمین ہوگا، ہاں علامہ عبدالقادر بغدادیؒ نے اصول الدین ص ۲۷۴، میں لکھا ہے کہ اگر دو حکومتیں ایک دوسرے سے اتنی دور ہوں کہ ایک دوسرے کی مدد کے لیے نہیں پہنچ سکتیں تو دو خلیفہ ہو سکتے ہیں۔ لا یجوز أن یکون فی الوقت

الواحد إمامان ، واجبی الطاعة إلا أن يكون بين البلدين بحر مانع من وصول النصره أهل كل واحد منهما إلى الآخرین فیجوز حينئذٍ لأهل كل واحد منهما عقد الإمامة لواحد من أهل ناحية ، اس سے معلوم ہوا کہ کسی شدید ضرورت اور انتہائی مجبوری کے عالم میں دو خلافتیں ہو سکتی ہیں۔ یاد رہے کہ مسیحی غیر مسلموں نے مسلمانوں سے خلافت کا تصور سیکھا پہلے ان کا مرکز وحدت انگلینڈ اور اب واشنگٹن ہے۔ اور ہماری خلافت عثمانیہ کو ختم کر کے دم لیا۔

خلافت کے مفید اور نافع ہونے میں کسی مسلمان کو کلام نہیں، کون نہیں جانتا کہ جب دنیا میں خلافتِ راشدہ اور اس کے بعد خلافتِ بنو امیہ قائم تھی تو مشرق اور مغرب کے غیر مسلموں کا سنجیدہ طبقہ دل و جان سے خلافت کے ثمرات لوٹتا تھا اور شیطانی طبقہ پر خلافت کے تصور سے کپکپی طاری تھی خلافت کی روح اسلامی حرارت و وحدت و قوت مسلمانوں کے سروں پر سایہ فگن تھی، پھر حضرت معاویہؓ کے دور میں جب اسلامی حدود مغرب میں مراکش اور جنوب میں افریقہ اور شمال میں خراسان ترکستان شمرقند و بخارا تک پہنچ گئیں، حضرت معاویہؓ کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ اگر میں اپنے بعد اپنے بیٹے کو نامزد نہ کروں اور دنیا سے چلا جاؤں تو خلافت کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے اور فتنہ فساد کا زبردست خطرہ ہے تو انہوں نے خلافت کو بچانے کے لیے اس کی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے اپنے بیٹے کو نامزد کیا اور اکثر مسلمانوں نے اس فیصلہ کو قبول کر لیا، ابن خلدون مقدمہ میں لکھتے ہیں: و كذلك عهد معاویہؓ إلی یزید خوفاً من افتراق الكلمة بما كانت بنو امیہ لم یرضوا بتسليم الأمر إلی من سواهم ، فلو قد عهد إلی غیره اختلفوا علیه ، اور حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: و كان رأى معاویہؓ فی الخلافة تقديم الفاضل فی القوة والرأى والمعرفة على الفاضل فی السبق إلی الإسلام والدين والعبادة . (فتح الباری: ۷/۳۲۴)۔

جو لوگ غیر مسلم ممالک میں رہتے ہیں اور خلافت کی بات کرتے ہیں وہ آٹے میں نمک کے برابر نہیں، نہ ان کو عام مسلمان اہل حل و عقد تسلیم کرتے ہیں علاوہ ازیں اعوذ باللہ بسم اللہ سے پہلے ہوتی ہے یعنی یہ کہ جن غیر مسلم طاقتوں نے خلافتِ اسلامیہ کو ختم کیا تھا، خلافت کے مدعیوں کو ان سے باز پرس کر کے ان کا محاسبہ کرنا چاہئے، لیکن یہ حضرات تو ان کی چھتری کے نیچے آرام سے رہتے ہیں اور اگر یہ لوگ زبردستی خلافت قائم کرنے کی کوشش کریں تو یہ لوگ مسلمان ممالک کی مسلح افواج رکھنے والی قوتوں کے مقابلہ میں صفر ہیں، یہ فساد تو کر سکتے ہیں خلافت قائم نہیں کر سکتے۔

غیر مسلم ممالک میں قیام پذیر مسلمانوں کے لیے خلافت کا نعم البدل؛

آج کل ووٹ کا زمانہ ہے اور الیکشن کے ذریعے حکمران منتخب ہوتا ہے قطع نظر اس سے کہ یہ طریقہ صحیح ہے یا نہیں لیکن یہی طریقہ رائج ہے، لہذا خلافت قائم کرنے کا راستہ یہ نظر آتا ہے کہ ہم اور خلافت کے دعویدار حضرات پوری دنیا میں مساجد، مکاتب، مدارس دینیہ، جامعات اسلامیہ اور دعوت و تبلیغ اور خانقاہیں قائم کریں تاکہ لوگوں کا ذہن اسلامی بن جائے اس کے بعد ہر ملک میں اسلام کے علمبردار حکمران منتخب کر لیں بعد ازاں وہ سب حکمران مل کر ایک خلیفۃ المسلمین منتخب کر لیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو مساجد، مکاتب، مدارس دینیہ، جامعات اسلامیہ، دعوت و تبلیغ اصلاح نفوس کے کام کے لیے قبول فرمائیں۔

اسلامی خلافت قائم کرنے پہلا طریقہ: بیعت عامہ؛

خلافت کا پہلا طریقہ بیعت عامہ ہے؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیقؓ کے نام کی خلافت نہیں لکھی تھی لیکن اشارات فرمائے: مثلاً مروا بأبیکر فلیصل بالناس . (صحیح البخاری، رقم: ۶۶۴)، ویأیی اللہ والمؤمنون إلا أبابکر . (مسلم، رقم: ۲۳۸۷) ایک عورت نے کہا آپ نہ ہوں تو کس کی طرف رجوع کروں فرمایا: ابوبکر (مسلم، رقم: ۲۳۸۶) اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر . (ترمذی، رقم: ۳۶۶۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین اور انصار کا اختلاف ہوا حضرت ابوبکرؓ کے بیان سے انصار بات سمجھ گئے اور خلافت سے دست بردار

ہو گئے گویا کہ مہاجرین نے انصار کو قائل کر دیا اور حضرت عمرؓ نے یہ ذمہ داری حضرت ابوبکرؓ پر ڈالی انصار اور مہاجرین نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی، حضرت علیؓ نے بھی دوسرے دن اور ایک روایت میں چھ مہینہ کے بعد بیعت کی، یعنی دو مرتبہ بیعت فرمائی، سقیفہ بنی ساعدہ میں پوری قوم کے نمائندے شریک تھے انہوں نے بیعت کی پھر دوسرے دن مسجد میں عام بیعت ہوئی ایک روایت میں سعد بن عبادہؓ نے بھی بیعت فرمائی، اس طرح حضرت ابوبکرؓ کی بیعت مکمل ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کے زمانہ میں داخلی اور خارجی فتنوں کا مقابلہ فرمایا اور اسلامی حدود کی توسیع کی۔

دوسرا طریقہ نامزدگی؛ جیسے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنے بعد نامزد کیا اور یہ نامزدگی ہر قسم کے مشورہ اور رائے عامہ معلوم کرنے کے بعد تھی مشورہ میں بعض حضرات نے حضرت عمرؓ کی سختی کا ذکر کیا حضرت ابوبکرؓ نے اس کا جواب دیا تاریخ طبری میں ہے کہ بعض نے کہا: ما أنت قائل لربك إذا سألك عن استخلافك عمر علينا وقد تری غلظته، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: إذا لقيت الله ربي فسألني قلت: استخلفت علي أهلك خير أهلك، طبری (۴/۴۳۳)، طبقات ابن سعد میں ہے: کہ ابوبکرؓ نے لوگوں کی طرف جھانک کر فرمایا: إني عهدت عهداً أقرضون به؟ فقال الناس: قد رضينا يا خليفة رسول الله، (۳/۱۹۹)، تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ابوبکرؓ نے کہا میں کسی رشتہ دار کو نہیں بلکہ عمرؓ کو مقرر کرتا ہوں فاسمعوا وأطيعوا، لوگوں نے کہا: سمعنا وأطعنا، علامہ ابن تیمیہؒ نے منهاج السنہ (۱/۵۳۰) میں لکھا ہے: كذلك عمر لما عهد إليه أبو بكر إنما صار إماماً لما بايعوه وأطاعوه ولو قدر أنهم لم ينفذوا عهد أبي بكر ولم يبايعوه لم يصير إماماً.

تیسرا طریقہ شوریٰ ہے؛ خلیفہ برحق انتخاب کا حق ایک ایسی جماعت کے سپرد کرے جس میں خلافت کی صلاحیت اور صفات ہو اور یہ رائے عامہ کو معلوم کر کے ایک کو منتخب کرے حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمنؓ بن عوفؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ کی شوریٰ بنائی، حضرت سعید بن زیدؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ان کو نہیں لیا کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کے چچا زاد تھے ابن عمرؓ کو بطور مشیر مقرر کیا کہ وہ خلیفہ نہیں ہوں گے اور یہ فرمایا کہ تین ایک طرف اور تین دوسری جانب ہوں تو جس جانب حضرت ابن عمرؓ ہوں گے ان کو خلیفہ بنائے اگر اس پر راضی نہ ہو تو جس طرف عبدالرحمنؓ بن عوفؓ ہوں گے، پھر آخر میں عیون ثلاثہ رہ گئے، عبدالرحمنؓ، عثمانؓ، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، پھر عبدالرحمنؓ نے فرمایا میں خلیفہ نہیں بننا آپ مجھے اختیار دے حضرت عبدالرحمنؓ تین دن تک رائے عامہ معلوم کرتے رہے، سب لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو ترجیح دی، عبدالرحمنؓ اور حضرت علیؓ نے عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر سب لوگوں نے بیعت فرمائی۔

خلافت حقہ اور اس کے مقابل میں کیا فرق ہے؟ خلافت راشدہ پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے وہ خلافت حقہ تھی اس کے بعد بنو امیہ کی خلافت نے مسلمانوں کی خدمت کی اور اسلامی حدود کی توسیع کی اور اسپین اور سندھ و ہند اور پنجاب اور چین کے بعض حصوں کو فتح کیا، اس کے بعد خلافت عباسیہ نے بھی اسلام کی خدمت کی پھر خلافت عثمانیہ نے فتوحات کیں اور اسلام کا بول بالا کیا، یہ سب خلافتیں برحق تھیں اس زمانے کی کاغذی خلافت کے ماتحت نہ کوئی مسلمان ملک ہے اور نہ غیر مسلم ملک بلکہ وہ خود غیر مسلم ممالک کے قوانین کے پابند رہا یا ہیں، اس لیے خلافت حقہ اور اس کے بالمقابل میں ایسا فرق ہے جیسے مرد و عورت میں۔

آخری سوال، حدیث کی شرح؛

عن جنادة بن أبي أمية قال: دخلنا على عبادة بن الصامت وهو مريض قلنا: أصلحك الله حدثنا بحديث ينفعك الله به سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم، قال: دعانا النبي صلى الله عليه وسلم فبايعناه فقال: فيما أخذ علينا أن بايعنا على السمع والطاعة في منشطنا ومكرهنا وعسرنا ويسرنا وأثرة علينا وأن لا ننازع الأمر أهله إلا أن تروا كفراً بواحاً عندكم من

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیمار تھے ہم ان کے پاس گئے اور ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو فائدہ پہنچا دے آپ ایک حدیث سنا دیں جو آپ کے لیے مفید ہو اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا: ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تو ہم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی انہوں نے ہم سے تابعداری پر بیعت لی کہ امیر کی تابعداری کریں گے ہم راضی ہوں یا ناراض، تنگی کی حالت ہو یا فراخی، یا ہم پر دوسرے کو فوقیت اور فضیلت دی جا رہی ہو اور یہ کہ تم حکام سے لڑائی جھگڑا نہیں کرو گے الا یہ کہ کھلا ہوا کفر دیکھو گے۔

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ جو فسق و فجور امام کی ذات تک محدود ہوا ایسے مسلمان حاکم کے خلاف مسلح جدوجہد نہ کی جائے اور جو امام اور حاکم متعدی فسق و فجور میں مبتلا ہو، کفر کو رواج دے، کفریہ قوانین کو نافذ کر دے اور اسلام کو ہلکا سمجھے اس کے خلاف مسلح خروج جائز ہے بشرطیکہ اس کو ہٹانے پر قدرت ہو اور کسی بڑے فساد کا خطرہ نہ ہو اور اس کے ہٹنے کے بعد اس سے زیادہ برے امام کی توقع نہ ہو۔

فقط والسلام

کتبہ: (حضرت مفتی) رضاء الحق (صاحب حفظہ اللہ و رعاه)

دارالافتاء، دارالعلوم زکریا، لینیشیا، جنوبی افریقہ

مورخہ: ۲۷/شوال المکرم، ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۳/اگست ۲۰۱۵ء

This document was created with Win2PDF available at <http://www.win2pdf.com>.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.
This page will not be added after purchasing Win2PDF.

Khilaafah

Mufti Radha ul Haqq



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين ،
أما بعد : فقد قال الله تعالى : (هو الذى أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله)

Respected elders and brothers:

It is Allah who has sent His Messenger with guidance and with a true Deen to make it dominate over all religions. There are six ways in which Deen will supersede and dominate other religions:

1. Through the means of evidence and proof - الغلبة بالحجة
2. By means of Da'wah - الدعوة
3. By establishing Deeni Madrasah's and Institutions - المدارس و الجامعات الدينية
4. By wiping out the False Religions - محو الاديان الباطلة
5. By establishing a strong Islamic government - الحكومة الاسلامية
6. By establishing an Islamic Khilafah - الخلافة الاسلامية

1. الغلبة بالحجة

In the light of proofs, Islam has always had the upper hand. Thus, there is no need to elaborate on this since in every era non-Muslims have also accepted the excellence and superiority of Islam and surrendered to the proofs of those individuals who strive in this field, whether they were Ulama or non Ulama. The non-Muslims even avoid confronting them. Up to this day, the Christians have not understood nor can they explain the philosophy of three is one and one is three.

2. الغلبة بالدعوة

It is a clear reality that people are coming closer to Deen due of the efforts of Dawah and Tabligh. Whether this is done amongst Muslims or non-muslims, the result is that Masaajid and Madaaris have become occupied. Through the efforts of Dawah and Tabligh the environment of ungodliness changes into religiosity. Neglecting this aspect of Deen will result in a very grave situation coming about.

الایمان بمان و الحکمة بمانية (صحيح البخارى)

"True Imaan is that of the people of Yemen and wisdom is that of the people of Yemen." (Saheeh Bukhari)
According to this humble servant, an apt explanation of this hadith is that the Imaan which has an effect and capability of motivating is the Imaan of the people of Yemen. The reason for this is that in the past when the Ulama and traders of Yemen travelled anywhere, they took with them their trade and knowledge. They also took the mission of the Da'wah of Islam with them. They used to conquer the hearts of the people who were against Islam with the sword of Da'wah. I consider it to be the fruits of the effort of these very people (people of Yemen) that the Shafi'i School of Thought reached areas such as Kokan and Kerala in India, and countries like Maldives, Sri Lanka, Indonesia, Malaysia and places in Africa such as Somalia, Kenya and Mozambique.

I feel that in the past the Khanqahs were also the centres of Da'wah and Tabligh. The Khanqah of Shaikh Abdul Qaadir Jilani (ra), Shaikh Mu'eenud Deen Ajmeri (ra), Khawajah Qutbud Deen Bakhtyaar Kaki (ra), Hazrat Nizamud Deen Awliya (ra), Hazrat Mujaddid Alf Thaani (ra), Hazrat Haji Imdadullah (ra), Hazrat

Thanwi (ra) and the Khanqahs of many others were centres for making the reformation of the general public, and they served the purpose of being Da'wah centres too. Details regarding this topic cannot be mentioned here.

3. المدارس الدينية

We can all witness before us the result of the efforts of Deeni Madrasahs and their endeavour to grant Islam dominance. When the political movements failed against the non-Muslim government in Indian sub-continent, our Ulama laid the foundation of Darul Uloom Deoband, Mazahir Uloom Saharanpur, Nadwatul Ulama, Shahi Madrasah Muradabaad and many other madaris. Through the efforts of these institutions, thousands of Madaris were established. Even the Barelwis and the Ghayr Muqallideen learnt this work from our elders and adopted their methodology. These Madaris were a means of reformation in various ways and rectified the thoughts and mindsets of many people. Today, they are responsible for the education and are serving millions of children worldwide. They cater for Hifz, Aalimiyyah and specialisation in different fields of specialisations, which we are all well aware of.

4. محو الاديان الباطلة

All the other religions will perish and Islam will remain. This is also a complete form of victory which will take place before Qiyamah when Nabi Isa *alayhis salaam* descends and in the era of Hazrat Mahdi *radhiyallahu anhu*. The descent of Hazrat Isa *alayhis salaam* is amongst the major signs of Qiyamah. At that time every Christian will bring Imaan on Isa *alayhis salaam* and he will become a true Muslim. The details regarding this topic are mentioned in the Ahadith.

5. الحكومة الإسلامية المستحكمة

When the Muslims have one or many strong governments that are functioning, the zeal of faith is overflowing from these governments and they are well armed, then this is also a sign of Islam's dominance. A strong Islamic government is that which, together with the strong faith, also has means *اسباب*. Allah has made this world *عالم الاسباب*. That is why one achieves his goals through means. Miracles and supernatural that occur occasionally are a different issue. They are also beyond our power and capability, whilst we do have the ability of adopting means.

Using *اسباب* is not contrary to Tawakkul (trust in Allah Ta'ala). Tawakkul is the action of the heart and *اسباب* is the action of the body parts. Our responsibility is to put these together and leave the outcome to Allah Ta'ala.

Ambiyaa *alayhis salaam* had the highest level of Tawakkul but they also made use of means *اسباب*.

التوكل : الاعتماد على الله تعالى مع رعاية الاسباب و ضده التعطل

It is mentioned in one hadith:

ما اكل انسان طعاما خيرا من ان ياكل من عمل يده و ان نبي الله داود عليه السلام ياكل من عمل يده (صحيح البخارى)

"The best food is that which a person eats from earning with his own hands and Nabi Dawood *alayhis salaam* used to eat of the earnings of his own hands." (Saheeh Bukhari)

Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* was asked: "O Nabi of Allah, we take medication, we undergo therapy and we take precautions and go on diets, is this contrary to Taqdeer?" Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* replied: "This is also part of taqdeer."

Allah Ta'ala says:

يا ايها الذين امنوا خذوا حذرکم ، و قال تعالى و ابتغوا من فضل الله ، و قال تعالى و اعدوا لهم ما استطعتم ، و قال تعالى فأسر بعبدی لیلا انکم متبعون ، و قال تعالى یا بني لا تقصص رؤیاءک علی اخوتک ، و قال تعالى لا تدخلوا من باب واحد و ادخلوا من ابواب متفرقة

In all these verses Allah Ta'ala has commanded the use of means.

If someone raises a question that when a Mutawakkil and non-Mutawakkil both make use of means, then there is no difference between the two?

The answer to this is that there is a difference. If the means fail, then the Mutawakkil does not worry. However, the non-Mutawakkil worries and gets sad. If the task is completed through the means, then the Mutawakkil does not develop pride, and if his means fail, he is not saddened because اسباب do fail at times. A Mutawakkil also uses weak اسباب because he has full faith in the power of Allah that only Allah Ta'ala does.

The Ulama have mentioned four types of اسباب :

1. E.g. To eat when you are hungry - الأسباب اليقينية الدنيوية
 2. E.g. To read salaah to be saved from punishment. - الأسباب اليقينية الأخروية
- Both these types are necessary and important.
3. E.g. To work to gain Rizq (sustenance). Working is necessary for the weak and middle class. - الأسباب الظنية
- Those who have attained spiritual heights can leave this out because they can exercise patience when times are tough.
4. E.g. For a person to think that by placing a cloth over a grave or lighting lamps and making a dome over it, his goals will be achieved. This is a whisper from Shaytaan and is not connected in any way to reality. It is waajib to leave this type of means. - الأسباب الوهمية الشيطانية

In brief, Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* made use of اسباب : He wore two armours; he placed fifty archers on the Mount of Uhud at the position where he feared infiltration; he appointed people for his protection; Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* made the prophecy of a marine fleet, which were a means of victory and he expressed his happiness after witnessing it in a dream. The interpretation of this dream became visible in the time of 'Uthman *radhiyallahu 'anhu* on the hands of Muawiyah *radhiyallahu 'anhu*. Muawiyah *radhiyallahu 'anhu* made a ship and under his command this ship reached Cyprus. It was during this battle that Umm Haram *radhiyallahu 'anha* fell from her conveyance and passed away. Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* made the prophecy that Umm Haram would be part of this Jihaad. Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* sent Urwah ibn Mas'ood *radhiyallahu 'anhu* and Ghaylaan ibn Salamah *radhiyallahu 'anhu* to Jarsh, a town in Syria, to see the tanks and catapults and learn how to use it. For this reason, they could not take part in the Battle of Taa'if. (البداية و النهاية)

On the advice of the Salman Farsi *radhiyallahu 'anhu* a catapult was used in the Battle of Taa'if. A Surah in the Qur'an was named Surah Hadeed [Iron] and it made clear the importance of iron for Dawood *alayhis salaam*:

والنا له الحديد ان اعمل سابغات و قدر في السرد

For Sulaiman *alayhis salaam* Allah said:

يعملون له ما يشاء من محاريب و تمائيل و جفان كالجواب

For Dhul Qarnain:

آتوني زبر الحديد

According to the opinion and advice of Salman Farsi *radhiyallahu 'anhu* trenches were dug around Madinah.

If a person has spiritual strength and he has the strength of A'maal, then on some occasions his work gets done by using weak means اسباب or without using اسباب .

Some of our Tablighi brothers make the statement that nobody can do; only Allah does. This means that while making use of اسباب our conviction should be in Allah. He is the one who directs اسباب to its destination.

There is a Farsi saying دل بيار دست بکار that has the same meaning.

If Allah Ta'ala wills he can make اسباب fail as He had done in the case of Namrood's fire; in the water not drowning Musa *alayhis salaam*; and in the plan to destroy Yusuf *alayhis salaam* by throwing him in the well, all had failed. In essence, they say we should turn our conviction away from اسباب ; they do not say that we should leave اسباب . When an Islamic government exists, then truth prevailing can clearly be visible.

I have read in the history of Burma, in the time of Ayub Khan when Pakistan and Bangladesh were one country and the Burmese started oppressing the Muslims, Ayub Khan sent a message to Burma, "Do you wish that our army leaves Dhaka in the morning and they make Asr Salaah in Rangoon?" On receiving this message they immediately stopped the oppression. At that time there was no Islamic government but the Pakistani army and its alliance forces were very strong.

6. الخلافة الإسلامية

An Islamic government is small whereas a Khilaafah is huge. This is why both have been mentioned separately. Ulama and other authors have written much regarding the subject of Khilafah. Some of those who have written regarding the meaning and details of Khilafah include:

- Ibn Khaldoon in his Tareekh.
- Shah Waliyullah in إزالة الحفاء عن تاريخ الخلفاء
- Ibn Jarir Tabri in his Tafseer (Vol. 1 Pg 480)
- Allamah Baydhawī in his Tafseer
- Raghib in مفردات القرآن
- Ibn Manzoor Afriqi in لسان العرب
- Allamah Aalusi in روح المعاني
- Abdul Baqi Haqqani in his book اسلام کے نظام سیاست
- Wahba Zuhayli in his book حقوق الانسان في الاسلام
- Mawardi in الاحكام السلطانية
- Mufti Taqi Sahab in تكملة فتح الملهم

The Mufasssireen have written the meaning and definition of Khilafah under the ayah:

واذ قال ربك للملائكة إني جاعل في الأرض خليفة

I will narrate to you two definitions of Khilafah. Allamah Mawardi has written in الأحكام السلطانية :

الباب الاول في عقد الامامة : الامامة موضوعة لخلافة النبوة في حراسة الدين و سياسة الدنيا

“Imamah is the Khilafah of Nubuwwah, the object of which is the protection of Deen and to monitor the politics of this world,” i.e. to run the worldly affairs correctly and to keep it in check.

Allamah Taftazani has written a very clear definition in شرح مقاصد :

رعاية عامة في امر الدين و الدنيا ، خلافة عن النبي صلى الله عليه و سلم

“Khilafah is that international government which stands as a representative of Nabi *sallallahu ‘alayhi wasallam*, protects the worldly and religious matters of the people.”

From this we understand that there should be one Khalifatul Muslimeen for the entire world. Allamah Abdul Qadir Baghdadi has written in اصول الدين on Page 274, if there are two governments and both are so far apart those they cannot reach out to help the inhabitants of each other, in this situation there can be two Khilafahs.

لا يجوز ان يكون في الوقت الواحد إمامان ، واجبي الطاعة الا ان يكون بين البلدين بحر مانع من وصول النصرة اهل كل واحد منهما الى الآخرين فيجوز حينئذ لاهل كل واحد منهما عقد الامامة لواحد من اهل ناحية

From this context we understand that in extremely dire situations there can be two Khilaafahs.

Keep in mind that the Christian non-Muslims have learnt about the concept of Khilaafah from the Muslims. At first ,their centre of unity was in England and now it is in Washington. No Muslim can claim that Khilafah is not beneficial. Who doesn't know that when the Khilaafah Rashidah and after it, the Khilaafah of Banu Umayyah were in existence, the regular non-Muslims of the East and West used to devour the fruits and benefits of the Khilafah, and the mischievous segment would shiver from the slightest thought of Khilaafah. The soul of Khilaafah is Islamic freedom, unity and power, these were like a shadow over the heads of the Muslims. In the era of Muawiyah *radhiyallahu ‘anhu*, when the borders of the Muslims reached Morocco in the East and Africa in the South and Turkistan, Bukhara and Samarqand in the North, Muawiyah *radhiyallahu ‘anhu* feared that if he did not nominate his son as his successor and he left this world then the Khilaafah would be shattered and broken into pieces. There would also be a great threat of mischief and corruption. Therefore, to save the Khilaafah he considered his son worthy of being Khalifah and he made the decision that his son would be his successor. The majority of the Muslims accepted this decision.

Ibn Khaldoon writes in مقدمة :

وكذلك عهد معاوية الى يزيد خوفا من افتراق الكلمة بما كانت بنو امية لم يرضوا بتسليم الامر الى من سواهم ، فلو قد عهد الى غيره اختلفوا عليه ،

Hafiz Ibn Hajar writes :

وكان رأي معاوية في الخلافة تقديم الفاضل في القوة و الرأي و المعرفة على الفاضل في السبق الى الاسلام و الدين و العبادة (فتح الباري)

Those people who live in non-Muslim countries and speak about Khilaafah they are not even equal to the salt in flour, nor do the general Muslim public consider them capable of providing solutions. Besides knowing that Taaawwuz comes before Tasmiyyah they don't know anything. The people who claim Khilafah should question those non-Muslim forces who destroyed the Islamic Khilafah and should take them to task. The reality is that these people are relaxing under their umbrella. If these people forcefully try and establish a Khilafah then they should remember that they are nothing compared to the armed forces of the Muslim countries and that they can create mischief and havoc, but they can never establish a Khilafah.

A suitable substitute for the Muslims living in non-Muslim countries

Nowadays we are living in times of voting where leaders are selected through elections. Regardless of the fact whether this is correct or not, this method is the rife nowadays. Therefore, the way to establish a Khilafah is that we and the claimants of Khilafah establish Masaajid, Makaatib, Deeni Madaaris, Islamic Universities, centres of Dawah and Tabligh and Khanqahs so that the temperament and mindset of people becomes Islamic. Then we appoint such governors in every country who will carry the flag of Islam and thereafter, all these leaders get together and appoint a Khalifah for the Muslims. May Allah accept all of us for the work of Masaajid, Makaatib, Deeni Madaaris, Islamic universities, Dawah and Tabligh and for the reformation of the souls.

The first manner of establishing an Islamic Khilafah: Taking a public pledge

The first method of establishing a Khilafah is taking a public pledge. Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* did not write the name of Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* as his Khalifah but he had made indications towards it:

E.g.

مروا ابا بكر فليصل بالناس (صحيح البخارى) و يابى الله و المؤمنون الا ابا بكر (مسلم)

A woman once asked Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam*, "If you are not around whom should I approach?" Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* replied: "Abu Bakr." (Muslim)

اقتدوا بالذين من بعدي ابو بكر و عمر (الترمذى)

After the demise of Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* the Muhajireen and Ansar differed in opinion with regard to Khilafah at سقيفة بني ساعدة . After hearing the speech of Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* the Ansar understood and they moved away from Khilafah, Umar *radhiyallahu 'anhu* placed this responsibility on Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* and the Muhajireen and Ansar pledged their allegiance on his hands. Ali *radhiyallahu 'anhu* pledged his allegiance the next day. According to one narration he pledged after six months, meaning that he pledged allegiance two times. In سقيفة بني ساعدة the representatives of all the tribes pledged their allegiance. The next day in the masjid a general pledge of allegiance was taken. According to one narration Sa'ad ibn Ubadah *radhiyallahu 'anhu* also pledged his allegiance. Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* faced up to all the trials that came to the fore, whether they were from within the Muslims or from others. He also extended the borders of Islam.

The second manner of establishing an Islamic Khilafah: Nominating a Khalifah

An example of this is like how Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* nominated Umar *radhiyallahu 'anhu* as the Khalifah after him. This nomination took place after taking much council from other companions and receiving the opinions of the public. During the council, some companions mentioned the strictness of Umar

radhiyallahu 'anhu and Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* had responded to them. It has been mentioned in تاريخ الطبري that some people had said:

ما انت قائل لربك اذا سألك عن استخلافك عمر علينا و قد تري غلظته

Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* replied :

اذا لقيت الله ربي فسألي قلت : استخلفت على اهلك خير اهلك (تاريخ الطبري)

It is narrated in طبقات ابن سعد that Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* looked at the people and said:

إني عهدت عهدا أفترضون به ؟ فقال الناس : قد رضينا يا خليفة رسول الله

It is written in the books of history that Abu Bakr *radhiyallahu 'anhu* said: "I am not appointing any relative of mine I am appointing Umar *radhiyallahu 'anhu* فاسمعوا واطيعوا so listen to me and obey me." The people replied : " سمعنا و اطعنا "

Allamah Ibn Taymiyah has written in منهاج السنة:

كذلك لما عهد اليه ابو بكر اثما صار اماما اثما بايعوه و اطاعوه ولو قدر انهم لم ينفذوا عهد ابي بكر لم يصير اماما

The third manner of establishing an Islamic Khilafah: Shura

The right to choose a Khalifah lies in the hands of such a group who have the qualities, attributes and are worthy of being appointed as a Khalifah. These people take a decision after finding out what is the opinion of the general public. Umar *radhiyallahu 'anhu* formed a council of Ali *radhiyallahu 'anhu*, Uthman *radhiyallahu 'anhu*, Abdur Rahman ibn Auf *radhiyallahu 'anhu*, Talha *radhiyallahu 'anhu* and Zubair *radhiyallahu 'anhu*. Umar *radhiyallahu 'anhu* did not select Sa'eed ibn Zaid *radhiyallahu 'anhu* who was from amongst the

عشرة مبشرة because he was the cousin of Umar *radhiyallahu 'anhu*. Ibn Umar *radhiyallahu 'anhu* was appointed as an advisor, hence, he would not be the Khalifah. He told them that if three of them share one opinion and the other three share another opinion, then on whichever side Ibn Umar *radhiyallahu 'anhu* is in favour of that person will be made the Khalifah. If they are not happy with this, then whichever side Abdur Rahmaan ibn Auf *radhiyallahu 'anhu* is in favour of, then that person will be made the Khalifah. In the end, Ali *radhiyallahu 'anhu*, Abdur Rahman ibn Auf *radhiyallahu 'anhu* and Uthman *radhiyallahu 'anhu* were left. Abdur Rahman *radhiyallahu 'anhu* told them that I will not become the Khalifah, leave the decision in my hand. For three days he kept taking the opinion of the general public, majority had given preference to Uthman *radhiyallahu 'anhu*. Abdur Rahman *radhiyallahu 'anhu* and Ali *radhiyallahu 'anhu* pledged their allegiance to Uthman *radhiyallahu 'anhu* and after them the rest of the people pledged their allegiance.

What is the difference between a true khilafah and a false one?

All the Muslims are unanimous on the Khilafah Rashidah that this was the true Khilaafah. The Khilafah of the Banu Umayyah served the Muslims and it extended the Islamic borders. It also conquered some parts of Spain, Sindh, Hind and Punjab. After this, the Abbasi Khilafah also served the Muslims. Then the Uthmani Khilafah started conquering and lifting the flag of Islam. These were all legitimate Khilaafahs.

There is no Muslim country under the rule of the pretentious Khilafah of this time nor is there any non-Muslim country under their rule. In fact they themselves are subjects who are bound to the laws of non-Muslim countries. That is why there is such a vast difference between the real Khilafah and this Khilafah. It is like the difference between a man and a woman.

The explanation of one hadeeth:

Ubadah bin Samit *radhiyallahu 'anhu* was ill, we went to him and told him that "May Allah benefit you, please narrate one hadith to us, such a hadith that was beneficial for you and you heard it directly from Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam*." He replied, "Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam* called us and we took a pledge of allegiance on the hands of Nabi *sallallahu 'alayhi wasallam*. He made us pledge allegiance that we will follow him and we will follow and obey the Ameer in every state, whether we are happy or angry, whether we are facing tough times or we are experiencing good times, or whether others are being given preference over us, and that we would not fight and quarrel with the leaders unless they display open Kufr."

Ulama have written that if the corruption and vice of an Imam is restricted to himself then we should not take up arms against him. However, if an Imaam or Haakim (leader) is involved in corruption and vice which is of such a nature that it has an effect on others, then he is promoting Kufr and is implementing the laws of Kufr and is taking Islam lightly, then it is permissible to wage war against him. However, this is when you have the ability to remove him and there is no fear of corruption and after removing him, there is no hope of a worst imam coming.

فقط والسلام

کتبہ : (حضرت مفتی) رضاء الحق (صاحب حفظہ اللہ)